مشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و معبر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بے انجیل | گویا ز صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی

چو منشور ظلمت ز واد رجہان | ز فضل خدا خیلے مشہور شد | ہر مندیات پوا در ارزد | بکنج عدم بار مستور شد | دلم گفت ناگہ بو صفش چنین | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۱۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوے

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہی حمد خدا قلم کی ملت
پاہین اس نے جود و زباہین | بیکار راہنین نہ لوگ جاہین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہی جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہی کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوح زبرجد | منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ ای پیمبر | صدقے جائے فصیح تجہہ پر
آغا نے تجہے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی روبرو نہین تہا
ای تجہپہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہی تیرے ہی فیض سے آغا | منشور محمدی یہ ممتاز
پر چہ ہی اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہی بارہوان سال
جوبن پر اس سے یہ جوانی | ہی لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدی مین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہی ناشکیبی | ظاہر ہی اوسکی دلفگاری
کلمہ پڑہتے ہین اسکا برآن | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہی غیر دین سے رد پر | نازان ہی بہت تری مدد پر
امت سے ترے یہی ہی امید | رکہیگی عزیز اوسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی کے پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے اسے دی ہی کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تمکو قدردانی
ہی تمکو ضرور گر ہو دیدار | دل بیچکے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا مغت یون ہی ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بہیجو
زر پاکے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا تجہے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر تنگ اکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اعلان

اخبار منشور محمدی بارہ جلدون سے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ بحساب ۰ر جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول سے طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے نیم آنہ مین ۷ پرچے ان کے نام روانہ کئے جاوینگے۔

قبول اسلام

مقام سرپور تعلقہ نندی کنڈلور مین دو عورتین کہ از قوم ہیوئی تھین اور مقام کرکنڈا مین ایک دھنگر کہ جسکی عمر تخمناً چالیس سال کی ہوگی اور مذکورہ دو عورتین ایک بعمر ۲۵ سالہ اور دوسری ۳۰ برس کی ہوگی مشرف باسلام ہوئے ایک کا نام رسول ۱ اور دوسری کا نام عائشہ رکھا گیا اور مرد کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ خدا عزوجل نیک ہدایت نصیب کرے آمین۔

اہل اسلام کو مژدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے شہر لودیانہ کے ایک موضع مین قضا الٰہی سے ایک عورت قوم ہندو جٹ مرگئی عورت مذکورہ کے وارث اس عورت کو واسطے جلانے کے مرگھٹ مین لیگئے جب اس عورت کو آگ لگائی تو عورت مذکورہ کے بیٹے کو برہمن نے بموجب اپنی مذہب کے حکم دیا کہ تم اپنی والدہ کا سر ایک لکڑی سے توڑ دو جسکو اصطلاح اہل ہنود مین کپال کریا کہتے ہین اس لڑکے نے بموجب فرمانے برہمن کے اپنی عزیز والدہ کا سر نہایت ہی بے رحمی سے ایسا توڑا کہ ایک ہی ضرب مین پاش پاش ہوگیا اس میت کے ہمراہ جو گاؤن سے اکثر اشخاص موجود تھے ان موجودہ لوگون مین ایک نوجوان لڑکا جسکی عمر قریب ۱۸ سال کے ہوگی یہ حرکت وحشیانہ دیکھکر حیران ہوگیا چون کہ یہ لڑکا علم فارسی و اردو سے بہرہ یاب تھا اپنی قوم کے لوگون کو بطور نصیحت کے کہنے لگا کیا تمہارا مذہب ہنود مین یہی تہذیب ہے جس کو جانور بھی دیکھکر شرمندہ ہون کہ مادر مہربان کے پیار و عظمت کی جگہہ اسکو یہ بدلا دیا جاوے اور اسکی سر کو بڑی بے رحمی سے پرزے پرزے کیا جاوے لو صاحبو میرا تو اس تمہارے مذہب باطل و ناقص و بے ہودہ کو سلام ہے و ہین سے رخصت ہوکر موضع رای کوٹ مین جاکر مشرف باسلام ہوا مولانا صاحب نے عبداللہ نام رکھا اللہ تعالیٰ اپنی فضل و کرم سے اس برخوردار سعادت اطوار کو نیک توفیق عطا فرمائی علاوہ ازین ایک برہمن ساکن موضع بسی جسکا پہلا نام سریا تھا ہمارے خاص شہر لدہیانہ مین آکر اسلام مین داخل ہوا عبداللہ نام رکھا گیا۔ راقم الٰہ دیا جلد ساز۔

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ اس خبر فرحت اثر کو اپنی اخبار گہربار مین جگہہ دیکر بندہ کو ممنون فرماوین انجمن اتحادیہ کے رکن اعلیٰ جن سے نسبت پہلے ہی تحریر کی گئی ہے یعنے مولانا مولوی عبدالرحمان صاحب وعظ

سے ہدایت سے ایک شخص قوم ہنود سے جو کلال والہ ضلع
ہیا لکوٹ کا رہنے والا ایک ضعیف العمر جہاندیدہ پچاس
برس سے عمر کا مسمی ہیرا یوم جمعہ ۲۲ جمادی الاول مطابق
۲۱ مارچ ۱۸۸۳ء کو شیخ فخر الدین صاحب سوداگر کے
مسجد مین مشرف باسلام ہوا اور اسکا نام عبد اللہ رکھا
گیا - ہم مولوی صاحب کے ہمت پر آفرین صد آفرین کرتے
ہین کہ جنہون نے اس نیک کام کا بیڑا اوٹھایا ہے اور ہر
فرد بشر کو دین حق اور باطل کا فرق اچھی طرح سمجھانے
کی کوشش کرتے ہین اور خوبی یہ ہے کہ جو شخص مسلمان
ہونا چاہتا ہے تو اول اس سے دریافت فرماتے ہین
کہ آیا تم کسی قسم کی طمع یا لالچ سے تبدیل مذہب کرتے
ہو یا بصدق و ارادت دلی - (جیسا کہ اس ہندو
شخص سے ساتھ ہوا) جب ان کو ثابت ہو جاتا ہے
کہ یہ سچی ارادت اور عقیدہ سے اس سچے مذہب کو اختیار
کرتا ہے تب مسلمان کرتے ہین اور مولوی صاحب
موصوف روزمرہ دروازہ رام باغ مقابل گرجہ
وعظ فرماتے ہین مگر کیا مجال ہے کہ اوسوقت کوئی
پادری مولوی صاحب کے مقابل دروازہ گرجہ پر کہڑا
ہو بالفرض کہڑا بھی ہو تو کوئی فرد بشر اس طرف
رجوع نہین کرتا اور مولوی صاحب کو عام سامعین
اسطرح گھیرے کہڑے ہوتے ہین جیسے چاند کے گرد تارے
اور بارہا مولوی صاحب نے عیسائیون سے بحث کرکے
منہ بند کر دئے مگر کیا کہا جاوے مصرعہ

جو اپنے کو سمجھے وہ تو اس بت سے خدا ہے

اور سن رہے ہین کہ اسی دن ایک شخص جسکا نام اصلی جیہے بھی

یہ معلوم نہین میان محمد جان صاحب مرحوم کی مسجد مین مسلمان
ہوا - فقط راقم ع - ق سکرٹری انجمن اتحاد یہ امرتسر

مسٹر حنیف کی دوسری حرکت مذبوحی
نمبر ۱

پہنسا یا ہے نئے یارون نے شاید اپنے پھندے مین
کہ یاران دیرینہ کو جواب سخت دیتے ہو

اخبار نور افشان لودہیانہ مطبوعہ ۱۳ اپریل ۱۸۸۳ء نمبر
۱۴ مین ایک مضمون معنون بہ عنوان آپ کا پورانہ
یار اور ہم میری نظر سے گذرا مضمون مذکور سے راقم
مسٹر حنیف صاحب نے میری مضمون مندرجہ اخبار منشور
محمدی مطبوعہ ۵ جمادی الاول ۱۳۰۰ ہجری کو اپنی
نظر مین ایک بے تک مضمون قرار دیکر چھپا چھوڑا نا
چاہا ہے جواب دینے سے واسطے من ضروری شرطون
کو بیان کیا تہا مسٹر حنیف صاحب نے باعث کہ مذہب مسیحی
سے مسلمات کی قلعی نہ کہل جاوے ان کو نظر انداز ہی کر دیا
شاباش جواب دینا اسی کو کہتے ہین - ہم پر لازم نہین تہا
کہ مسٹر حنیف کی اس دوسری عذر فضول کا جواب
دیتے کیونکہ وہ اپنی آپ کو مباحثہ حق سے الگ رکھنا
چاہتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو شرایط مقررہ کے مولفہ
ضرور ہماری مضمون مذکور کا جواب دیتے - مگر ہم اس
باعث اس مباحثہ کو شروع رکھنا چاہتے ہین کہ ایک
تو اتمام حجت ہو اور دوسرا مسٹر حنیف صاحب کی
نازک مزاجیون اور مبنی تحقیق سے لوگون علی الخصوص
مشن سے گوری پادری صاحبون کو اطلاع ہو جاوے
حضرات پڑھ رہے تو دیکھین کہ ہماری مشن سے تکرتے

سے کیسے کیسے لئیق اور محقق لوگ پیدا ہوتے ہین۔

ای ناظرین اخبار منشور محمدی آپ نے میرا مضمون مطبوعہ ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ ہجری ہین۔ دیکھا ہوگا اب ذرا انصاف سے میان حنیف صاحب کے نزلے مضمون کو بھی دیکھئے گا سوال از آسمان جواب از ریسمان کا معاملہ ہو رہا ہے۔ براہین اور دلائل کا تو خدا ہی حافظ البتہ نازک مزاجیان کا خوب زور دکھایا گیا ہے۔ خیر پورانی یارون کو این ہم غنیمت است کیون میان حنیف صاحب اب وہ براہین اور دلائل کہان ہین اب ایک نہین سو مرتبہ طرح دین مگر پورانے یار پیچھا نہین چھوڑین گے۔ لیجئے اب ذرا ہوش مین آئے مسیح کی کلمات مثبت الوہیت کی قلعی کھولتا ہون اگر کچھ حیا و شرم رکھتے ہو تو جواب باصواب دیجئے ورنہ روح القدس کا نام لیکر دریاے شرم مین ڈوب مرے۔ ہان ڈوب کیون مرنا ہے مضایقہ کیا ہے مکرر دریاے شرم مین غوطہ مار کر اصطباغ لے لیجئے۔ مگر حضرت یاد رہے نزی درس کے نقل کر دینے پر فیصلہ ہوگا۔ ۵ جمادی الاول کے مضمون مین جواب دینے کے واسطے میری جانب سے جو شرطین مقرر کی گئی ہین ان پر لحاظ رہے اور اس درس کے مضمون کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا جاے جیسا کہ آپ وعدہ کر چکے ہین۔

اب ذرا کان کھولکر اپنی مزخرفات بے سر و پا کا جواب دندان شکن سنئے۔ اور انصاف کو کام مین لاکر یوسف نجار کی مبنی کے کفریات سے بدل توبہ کرکے کلمہ توحید زبان پر لائے اللہم آمین۔ تاکہ آپ کو سچی نجات حاصل ہو۔

قولہ میان الہ دیا نے اخبار منشور محمدی مین ایک مضمون بہ عنوان تحقیقات اصل انجیل شایع کرایا تہا جس مین آپ نے چار قسم سے کلام کی تقسیم کرکے یہ فرمایا تہا کہ صرف وہ ہی کلام (جو ہمارے خداوند اور منجی محمود ابن اللہ مسیح کی زبان سے نکلا اور جسے حواریون نے بعینہ و بجنسہ نقل کر دیا اور اب مروجہ اناجیل مین موجود ہے صرف وہ ہی کلام ربانی ہے یہ میان الہ دیا صاحب کی عبارت کا خلاصہ ہے۔

اقول جس عبارت سے آپ نے اس خلاصہ کو نقل کیا ہے اوس کو ہم نے ۲۵ ربیع الاول ۱۲۹۹ سے پرچہ منشور محمدی مین بغور دیکھا افسوس آپ نے ایک صاف عبارت سے خواہ نخواہ اپنی مدعا کے موافق معنے گھڑ لئے۔ اس عبارت سے میان الہ دیا صاحب کا یہ مدعا اور منشا ظاہر نہین ہوتا کہ انجیل مین مسیح کی زبانی جو کچھ بیان ہوا ہے وہ سب کا سب کلام الہی ہے میان الہ دیا صاحب کا مدعا تو یہ ہے کہ جس قسم کی باتین اور احکام مسیح نے اپنی انجیل کی ۵ باب سے لیکر ۷ باب کی ۲۷ آیت تک بیان کئے ہین وہ کلام آلہی ہین چنانچہ میان صاحب موصوف اپنی عبارت محولہ مذکورہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ عبد وہ اوسکی اور بہی سکئے جگہہ اس قسم کے کلام موجود ہے میان الہ دیا نے اپنی اس جملہ سے مسیح کے وعظ کو ایک خاص صورت مین لاکر بیان کیا ہے جس سے مدعا یہ

نہ گر اسمہ خاص صورت سے باہر ہو تو وہ کلمہ خدا نہین ہو
گو کہ مسیح کے زبانی اسکا بیان کیا جانا لکھا ہو چنانچہ میان
الہ دیا صاحب اپنی مضمون مطبوعہ ۵ ربیع الاول ۱۳۱۲
مین لکھتی ہین کہ مجیب صاحب کو ان اناجیل محرفہ سے
مسیح کی الوہیت پر استدلال کرنا مناسب نہین ہے
دیکھئے میان الہ دیا صاحب نے ان جو مولقمہ کو کہ جن سے
مسٹر حنیف صاحب مسیح کی الوہیت کا استدلال کرتے
ہین محرفہ قرار دیا ہے اگر میان الہ دیا ان درسون
کو متی سے ۵ باب کی درسون کے طرح جانتے تو
یہ کیون کہتے - یہ تو میان الہ دیا صاحب کی تحریر
سے استشہاد تھا اب ہم کو اس امر پر غور کرنی
چاہیے کہ متی کی باب ۵ اور ۶ اور لوقا کی ۶ باب
کے درسون مین کیا لکھا ہے - ہم نے متی اور لوقا
کی نشان دادہ بابون اور درسون کو نظر غور
اور انصاف سے دیکھا اون درسون سے سوای چند
اخلاقی باتون کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا مسیح کی
الوہیت کا تو اون سے پتہ ہی نہین ملتا بلکہ برخلاف
اسکے اکثر درسون سے الوہیت مسیح کی دہجیان اور نفی
ہین جب میان الہ دیا صاحب کی نشان دادہ باب
اور درس الوہیت مسیح کی مثبت نہین ہین بلکہ
مبطل تو پھر کیونکر کہا جاوے کہ میان الہ دیا صاحب
مسٹر حنیف صاحب کفر آمیز درسون کو کلام الہی
قرار دیتے ہین زیادہ جھگڑے کی کیا ضرورت ہے
میان الہ دیا صاحب خدا کے فضل سے ابتک زندہ
ہین - تصنیف را مصنف نیکو کند بیان - ان سے

نہ دریافت کرلو -

اگر یہ جواب آپکو پسند نہین تو ہم کہتے ہین کہ میان الہ
دیا صاحب کا غلطی کرجانا مسلمانون سے دلائے کوئی
سند نہین ہے اگر مسٹر حنیف صاحب اس اصول کو جائز
سمجھتے ہین تو ان کو اکثر علماء عیسائیون سے ایسے قول
ماننی پڑین گے کہ جو مذہب عیسائی کی خوب مٹی خراب
کرتے ہین - مثلاً بہت سے عیسائی عالمون کا قول
کہ تثلیث کا مسئلہ ایک جعلی مسئلہ ہے آپنے یہ جو کہا کہ
اگر میان الہ دیا صاحب کا قول ٹھیک نہین ہے تو
اوسکی دلائل چاہیے - بہت خوب کہا گیا ہے نہین
ایسی برجستہ دلائل لکھتا ہون کہ حضرت مسیح بھی آسمان
چارم پر عش عش کرین گے -

قولہ مرد ہو تو پہلے اس مضمون پر کچھ لکھو الخ -

اقول بو مسٹر آپ کی خاطر لکھتے ہین ذرا ہوش مین
آکر جواب دینا باتون مین ہی مال نہ دینا مگر پھر مکرر
سہ کرر یاد دلائے دیتا ہون کہ ایسی انجیل سے جواب
دینا کہ جو شرائط مقررہ سے موافق ہو اگر اون
شرطون سے موافق نہ ہوے تو مین جواب نہین مانتے
کا اور اگر وہ شرطین آپکو منظور نہین یا یہ کہ آپ
کو ان مین کچھ کلام ہے تو اسکو قبل از جواب دینے
سے طے کرلیجئے - ای ناظرین اخبار منشور محمدی مسٹر
حنیف صاحب کا یہ ادعا ہے کہ اناجیل اربعہ مین
سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے اپنی زبانی اپنی
آپ کو خدائے کامل اور ابن اللہ کہا چنانچہ بہت
درسون مین ایسا لکھا ہے للن درسون سے مسٹر حنیف

صاحب نعوذ باللہ مسیح کی الوہیت ثابت کرتے ہین۔
ہماری خیال مین مسٹر حنیف کا یہ ادعا محض وسوسہ اور وہمہ ہے مسیح نہ تو خدائے کامل تھا نہ خدا کا بیٹا بلکہ ایک عاجز بندہ خدا کا نبی۔ خالص بشر اور یوسف نجار کا بیٹا تھا اوسکی الوہیت اور ابنیت پر کوئی برہان اور دلیل قایم نہین ہوسکتی ہم اپنے اس دعوے کو بے دلیل نہین رکھنا چاہتے جیسا عیسائیون کا دستور ہے بلکہ عقلی اور نقلی دلائل اور شہادتون سے ثابت کرنا چاہتے ہین۔

قبل اسکے کہ ہم مسٹر حنیف صاحب کے ادعا کی تردید اور تکذیب کرین مختصر طور پر چند امور کو بیان کرتے ہین کہ جنپر ہماری ساری بحث کا مدار ہوگا۔ باقی نمبر ۲

راقم مسٹر حنیف کا پورانہ یار۔

بقیہ سوالات

سوال ۲۶۔ عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ اوس نے مجسم ہوکے ہماری گناہون کی سزا اور دکھ اپنی اوپر اٹھایا۔ اور اسکی سزا یہ ہے کہ گناہگار کی سزا اور مقام دوزخ ہے۔

تو مین سوال کرتا ہون کہ تمہاری مسیح مصلوبی جو سب کی گناہ اپنی اوپر لیا کتنے ہوئے ہین کتنی مدتون دوزخ مین رہین گے۔

سوال ۲۷ رومیون ۵ باب ۱۰ پس جیسا کہ ایک خطا کی سبب سب آدمیون پر سزا کا حکم ہوا ویسا ہی ایک راستبازی کی سبب سب آدمی راست باز ٹہر کر زندگی پادین ۱۹ جیسے ایک شخص کی نافرمان برداری سے بہت لوگ گنہ گار ٹہرے ویسے ہی ایک کی فرمانبرداری کی سبب بہت لوگ راستباز ٹہرین گے۔

یہان یہ سوال ہے کہ خدا عادل و رحیم کا یہ کیا عدل و رحم ہے کہ صرف ایک خطا سے جو ایک آدمی سے ہوی سبکو جنہون نے خطا نہین کی گنہ گار ٹہراکر سزا کا حکم دیا اور یہ کیا اوس قدوس کی قدوسی ہے کہ ایک راست بازی کی سبب جو ایک ہی آدمی سے ہوئی سب سے جو راست باز نہین باز پرس نہ کرے مصرعہ

این خیال است و محال است جنون۔

سوال ۲۸ شیطان کو کس نے پیدا کیا اور اسکی سرشت مین اوسکی خالق نے کیا جبر و باعتبار غالبیت رکھا۔

سوال ۲۹ رومیون ۵ باب ۱۲ پس جس طرح ایک آدمی کی وسیلہ گناہ دنیا مین آیا اور گناہ کی سبب موت آئی اسی طرح موت سب آدمیون مین پہیلی ۱۷ کیونکہ اگر ایک خطا کی سبب موت نے ایک ہی کی وسیلہ بادشاہت کی تو وے جو نہایت فضل اور راستبازی کا انعام پاتے ہین ایک یعنے یسوع مسیح کی وسیلہ زندگی مین کتنا زیادہ بادشاہت کرینگے یوحنا ۱۱ باب ۲۵ یسوع نے اس سے کہا۔ قیامت اور زندگی مین ہی ہون جو مجھپر ایمان لاوے اگرچہ وہ مرگیا ہو تو جیگا۔ ۲۶ اور جو کوئی جیتا ہے اور مجھہ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مریگا۔

حسب مفاد ان آیات کے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام نے گناہ کیا جسکی باعث موت آئی اور اس لیے کہ خدا نے آدم کی جرم مین سب آدمیون کو ماخوذ کیا تو سب

ہی آدمیون مین موت غالب ہوی ۔ اسی طرح مسیح نے راستبازی کی جسکی سبب سے زندگی ہوئی اور اس لئے کہ مسیح کی راست بازی مین سب آدمیون کو شامل کیا تو سب ہی آدمیون پر زندگی قایم ہوی ۔

تو موت تو بدستور چلی جاتی ہے لیکن کوئی ایسا آدمی آجتک نہین دیکھا اور سنا گیا کہ اوسوقت سے اس وقت تک زندہ رہا ہو بلکہ زندگی مسیح کی زمانہ سے بہ نسبت آدم کی زمانہ کی بہت کم ہوگئی ہے ۔ اگر اس گناہ آدم کا کفارہ مسیح ہوتے تو جیسا کہ دیکھنے مین آتا ہے کہ اوس گناہ کے باعث سب آدمی موت مین گرفتار ہین سب ہی لوگ زندہ رہتے پس باعتبار شق اول کی شق دوم یعنے کفارہ مسیح بالکل بے ربط ہے اور یہ دعوے کہ مسیح ہمیشہ کی زندگی کی مالک اور باعث ہین سراسر غلط نہین تو جس طرح سے گناہ کی سزا دنیا مین موت کو قرار دیا گیا اور یہ بلا تاویل و دلائل سے ظاہر ہے اوسی طرح سے اوس راستبازی کی جزا دنیا ہی مین علانیہ حسب مراتب موت پائی دیتی ۔

تنبیہ اس سوال مین پہلے ایک بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ ان آیات مین زندگی و موت کی الفاظ سے کیا مراد ہے آیا نجات و گمراہی روح کی یا مرگ و حیات ظاہری جسم کی مراد ہے بہرصورت جو معنے لئے جاوین تو بدلائل نقلی ثابت کئے جاوین بہرحال جس معنے سے ان الفاظ کی تاویل ہوگی اوسی معنے سے ہماری سوال کی غرض دریافت ہوجاویگی یعنے دونون صورت مین ہمارا مطلب ناتہ سے نہین جائیگا ۔

سوال ۳۰ ۔ یرمیاہ ۔ ۳۶ باب ۲۷ خداوند کا یہ کلام یرمیاہ کو پہونچا اور اسنے کہا ۲۸ کہ تو دوسرا طومار اپنے لئے لے اور اسمین وے سب سابق باتین جو اگلے طومار مین تہین جسے یہوداہ کی بادشاہ یہویقیم نے جلا دیا ہے لکھ ۲۹ اور یہوداہ کی بادشاہ یہویقیم سے کہہ کہ خداوند یون کہتا ہے کہ تو نے طومار کو جلا دیا اور کہا ہے کہ تو نے اوسمین ایسا کیون لکھا ہے کہ شاہ بابل یقینا آویگا اور اس سرزمین کو غارت کریگا اور ایسا ویران کردیگا کہ نہ انسان نہ حیوان اسمین باقی رہیگا ۳۰ اس لئے یہوداہ کی بادشاہ یہویقیم کی بابت خداوند یون کہتا ہے کہ اوسکی نسل مین سے کوئی نہ رہیگا جو داؤد کی تخت پر بیٹھے اور اسکی لاش پھینکی جاویگی کہ دن کو گرمی مین اور رات کو پالے مین پڑی رہی ۳۱ مین اوسکو اور اوسکی نسل کو اور اسکی ملازمون کو اونکی شرارت کی سب سزا دونگا اور مین اونپر اور یروسلم کے باشندون پر اور یہوداہ کی لوگون پر وہ سازی بلا جو مینے انسے کہی ہے نازل کرونگا

لوکا ۱ باب ۳۲ خداوند خدا اوسکی باپ داؤد کا تخت اوسے دیگا ۳۳ اور وہ سدا یعقوب کی گھرانیکی بادشاہت کریگا اور اوس کی بادشاہت آخر نہ ہوگی ۔ اسی طرح ۔ متی نے تصریح کی ہے کہ یسوع داؤد کی تخت کا مالک ہے اور بالعموم تمام

عیسائی کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام داؤد علیہ السلام کی تخت نشین ہین اسلیے کہ داؤد کے اولاد سے ہین۔ لیکن یہ بڑی پیچ کی بات ہے کہ متی صاحب نے جو نسب نامہ مسیح کا لکھا ہے اس سے یقیناً یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ مسیح داؤد کی گہرائی مین یہویقیم خدا کی دشمن کی اولاد سے ہے وہ یہویقیم بن یوسیاہ جنی اپنی بادشاہی مین صحیفہ یرمیاہ علیہ السلام کو جلا دیا جسکی اولاد سے خدا نے وعدہ کیا کہ کبھی اوسکی اولاد سے کوئی داؤد کا تخت نشین نہ ہوگا اور ساری بلائین جو خدا نے اپنی کتابون مین بیان کی اونکا مستحق یہویقیم اور اوسکی اولاد کو ٹہرایا اور ایک سخت عذاب فرمایا ہے چنانچہ صدر مین لکھ چکا ہون تو پہلا یسوع یہویقیم کا بیٹا ہوکر کیونکر داؤد کی تخت پر جلوہ گر ہوے پس لوقا متی وغیرہ تمام عیسائی حضرت مسیح کی نسبت جو دعویدار تخت داؤدی ہین سو وے خام پکاتے ہین اور ایسے لغویات اور ہفوات سے نہین شرماتے کہ جس صورت مین خدا وعدہ کر چکا کہ یہویقیم نے جو میری کتاب پاک کو جلایا تو اس سے اور اوسکی اولاد سے تخت داؤدی لیا گیا اوسکی اولاد پر اور اسپر بلائے آسمانی جو آسمانی کتابون مین درج ہین نازل ہونگے پس اگر عیسائی صاحب حیا ہون تو کبھی داؤد کے تخت کا نام زبان پر نہ لاوین اور ان بلیات کی جنکا آنا بیان ہوا ہے مسیح کے واسطے بسبب اسکے کہ یہویقیم کی اولاد مین ہی معافی چلے آتے رہین اگرچہ امید قبولیت نہین کہ خدا اپنی وعدہ

کی خلاف نہین کرتا اور بہتر تو یہ ہے کہ اس مسیح مصلوبی مورد بلیات عہد عتیق سے جو یہویقیم مغضوب مردود الٰہی کی اولاد مین ہین علحدہ ہوجاوین اور اس مسیح کی ظل عاطفت مین آجائین جنکی بشارت دوایک سوال گذشتہ مین درج ہوچکے ہین اور سوالات آیندہ مین ہونگے انشاء اللہ العزیز نہین تو یہویقیم کی ملازمون خیر خواہون مین ہمارا یہی شمار رہوکر یرمیاہ کی ۳۶ باب کی ۳۰ آیت کا وعدہ پورا ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

سوال ۳۱ متی اور لوقا نے جو دو علحدہ علحدہ نسب نامے مسیح مصلوبی کے لکھی ہین ان کے باہم مقابلہ کرنے سے سخت اختلاف و افتراق پیدا ہوتا ہے اور جو نام آبا و اجداد مسیح کی متی کی نسب نامہ مین ہین وہ لوقا کی نسب نامہ مین نہین ہین اور لوقا سے نسب نامہ کی نام متی کی نسب نامہ مین نہین اور ایکدوسرے نے خوب ہی بدل سُل کی ہے جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ مسیح مصلوبی صحیح النسب نہین خدا جانے کون شخص ہین۔ پھر ایسی مبہم اور مذبذب بیانی کو الہام کہا جاتا ہے واہ کیا اچھا الہام ہے کہ خدا کے بیٹے کا نسب ہی گم کر دیا اور یہ کیسا الہام ہے کہ ایک دوسرے کی کلام کی نفی کرتا ہے کیا اس نسب کا تحقیق حال خدا کو بھی معلوم نہ تہا پس ایسے ایسے باتون سے صاحبان عقل سلیم صاف پاجائین گے کہ یہ اناجیل الہامی نہین ہین۔

باقی آیندہ

بمقام مطبع بحر الاسلام مین باہتمام منشی محمد شریف صاحب تہیا۔

سوال ۳۲۲ متی آپ کی آبا و اجداد کا نام لکھتے لکھتے لکھتا ہے۔

متی ۱ باب ۲ حزقیا سے منسی پیدا ہوا منسی سے امون پیدا ہوا اور امون سے یوسیاہ پیدا ہوا ۱۱۔ اور یوسیاہ سے یکونیاہ پیدا ہوا الخ۔

خیال فرمائے کہ متی صاحب نے یہ کیا ظلم و ستم مسیح پر روا رکھا کہ ان کی ایک جد کا نام اوڑا کر انکی نسب کو بزعم خود قطع کر ڈالا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے دیکھو ا تاریخ ۳ باب ۱۴ و ۱۵ و ۱۶۔ آیت۔ اوسکا بیٹا امون اوسکا بیٹا یوسیاہ۔ اور بنی یوسیاہ پلوٹھا یوحنان دوسرا یہویقیم تیسرا صدقیاہ چوتھا سلوم اور بنی یہویقیم اوسکا بیٹا یکونیاہ الخ۔

پس صحیح نسب اس طرح تھا کہ امون سے یوسیاہ پیدا ہوا۔ اور یوسیاہ سے یہویقیم پیدا ہوا اور یہویقیم سے یکونیاہ پیدا ہوا۔ متی صاحب نے یوسیاہ کا بیٹا یکونیاہ لکھا ہے حالانکہ یوسیاہ کا بیٹا یہویقیم اور اسکا بیٹا یکونیاہ ہے تو صاحب یہ الہامی کتاب ہے تنبیہ ناظرین یہ خیال نہ فرماویں کہ متی نے یہان غلطی کی ہی نہین صاحب انہون نے بدانست خود بڑی ہوشیاری اور چالاکی کا کام کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہویقیم اور اوسکی اولاد سے تخت داؤد بحکم صحیفہ یرمیاہ بعلت جلا دینے صحیفہ یرمیاہ علیہ السلام سے جیسا کہ سوال ۳۱ تین مفصل گذرا نکل چکا تھا اور عذاب آلہی کا وعدہ ہو چکا تھا اور ان حضرت کو اپنی کاہنہ کی گھوڑے کو آسمان پر پہونچانا تھا تو اس صورت مین اگر یہویقیم کا نام درج نسب ہوتا اور یہ نام بتا دیا جاتا تو ہر کوئی جان لیتا کہ مسیح وارث تخت داؤد نہین ہو سکتے اس لئے انہون نے یہویقیم کی نام کو کار دستم سے پہیلی قرار دیا۔

واہ متی صاحب آپنے خوب ہی تحقیق دوستی نبھائی لیکن اگر آپ پہلی صحف عتیق کی کتاب کا مطالعہ کر لیتے اور پھر یہ پیش بندی آپ کر جاتے تو یہ تدبیر کچھ کارآمد بھی ہوتی کہ ہم آج اس دلیری سے در باب مسیح سے گفتگو نکرتی اور ہم کو معلوم ہے کہ کوئی بڑا ہی موانع شاید اس امر سے آپ کو مانع ہوا ہو ورنہ آپ تو ماشاءاللہ اپنی چلتی مین سب ہی کچھ کر سکتے ہے۔

غرضکہ متی صاحب نے نسب مسیح مین مداخلت بیجا اور تصرف لاحاصل کیا۔

دوسری یہ کہ مسیح مصلوبی بموجب تصدیق صحیفہ یرمیاہ و نسب نامہ متی سے وارث تخت داؤد نہین ہوے بلکہ منجملہ اُن لوگون کی ہین جنپر عذاب خدا نازل ہونا چاہیے۔

سوال ۳۳ نسب نامہ مسیح علیہ السلام کا لوقا کی ۳ باب کی ۲۳ آیت سے ۳۸ آیت تک یوسف نجار سے خدا ہم یلدولم یولد تک پہونچتا ہے اسی طرح سے کہ جیسا گمان تھا وہ یوسف کا بیٹا تھا الخ۔

وہ آدم کا اور وہ خدا کا یعنے جیسے کہ ہیلی اور متھات اور لاوی اور یوسف وغیرہ اول سے آخر تک سلسلہ وار ایک دوسرے کی صلب اور نطفہ سے پیدا ہوئی ہین۔ ویسی ہی مسیح یوسف نجار کی نطفہ سے اور آدم خدا

کی نطفہ سے پیدا ہوے ہین کیونکہ یوسف اور خدا کو اس
سلسلہ نسبی سے مستثنی نہین کیا گیا تو جیسے اور انساب کا
قرینہ ہے ویسے ہی یوسف اور خدا کو سمجھنا چاہیے ۔
پس اس سلسلہ نسبی سے معلوم ہوا کہ مسیح یوسف نجار
کی حمل سے ہین روح القدس کے حمل سے برخلاف اسکے
روح القدس کا حمل جو تمام عیسائی بیان کرتے ہین
سریحا غلط ہوا ۔ اور یہ پیشین گوئی کہ دیکھو ایک کنواری
حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل
رکھیگی مسیح پر چسپان نہوی کیواسطیکہ اگر یہ بات
صحیح ہوتی تو متی اور لوقا بلاشبہ روح القدس
کو اس سلسلہ مین داخل کرتے یا یوسف کا نام نہ
لیتے مگر دونون سلسلہ مین یوسف کا نام ہے ۔ اس
مین بھی اپنی دانست مین متی اور لوقا نے چالاکی
اور ہوشیاری کا استعمال کیا ہے کہ اگر روح القدس
کا حمل قرار دینگے تو اپنی وہنگامشتی سے جو برائے
نام مسیح مصلوبی کو اپنی خیالی تصویر مین تخت داؤد
پر بٹھانا چاہتے ہین غلط ہوجاویگا مگر نہ سمجھے کہ
روح القدس کا حمل گر جاویگا غرض دونون بائبلون
مین نقصان عاید ہوگیا کہ نہ تو داؤد کا تخت ملا
نہ روح القدس کا حمل رہا ۔ بیت

مثل ہے دو عالم کی پانڈی رہی
نہ حلوا ملا اور نہ مانڈی رہی

سوال ۳۴ مسیح علیہ السلام کو جو پہلوتا اور اکلوتا
بیٹا خدا کا قرار دیا ہے اس سلسلہ نسبی سے جیسا کہ سوال
۳۳ مین بیان ہوا ہے صریح غلط ہی صرف زبانی ہی
جمع خرچ ہے دیکھو آدم علیہ السلام کس عمدہ اسناد کے
ساتھ بلا واسطہ خدا کے حقیقی بیٹے اس نسب مین شمار ہوے
ہین اور حضرت عیسی بعد فاصلہ بے شمار پشتون کے نیچے کی درجہ
مین فرزندان آدم سے شمار کی گئی ہین پس یہ کیسی
ناانصافی اور اندھیر ہے کہ حق فرزندی خدا جو آدم
کو بلا واسطہ کسی پشت کے صحیح النسبی سے ساتھ خدا کے
ہے اوس کو ساقط کرکے ایک شخص ولد نامعلوم کو
جسکی تقرر حمل مین آجتک ذرہی اختلاف چلا جاتا ہے
دیا جاوے مگر واضح رہے کہ خدا کا توالد و تناسل تو ہنود
بت پرست بھی نہین مانتے ۔

سوال ۳۵ یوسف نجار کو متی نے یعقوب کا بیٹا اور لوقا
نے ہلی کا بیٹا لکھا ہے تو یہ کیسی بات ہے اور کیا الہام ہے
کہ یوسف ہی نسب مین اختلاف ہوگیا کیا کسی شاگرد نے
یوسف سے ملاقات نہ کی تھی جو اس سے پوچھ لیتے
پس یہان سے ثابت ہے کہ انجیل حواریون یا حواریون
کی شاگردون کی لکھی ہوی نہین ہے بعد مدت دراز
کسے لکھی گئی ہوگی کیونکہ ممکن نہ تھا کہ حواریون کو
یوسف کے باپ کا نام معلوم نہو ۔ اور جبکہ مسیح کی دوسرے
ہی پشت مین اختلاف اور غلطی ہے تو خدا جانے ان
مصنفان انجیل نے کہان کہان غلطی کہائی پس اس
انجیل کا اعتبار کسے نزدیک کچھ اعتبار نہین شاید
کوئی عیسائی یہ عذر کرے تو کرے کہ یوسف کی
باپ کی دو نام تھے سو جو وقت یہ عذر پیش ہوگا
ہم فوراً جواب معقول دینگے ۔ فقط

باقی آیندہ ۔

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا ۔